اسلامی ادب میں وفیات نویسی کی روایت

ڈاکٹر عارف نوشاہی

(1)

مسلمانوں نے تاریخ نویسی(Historiography) میں جو تجربے کیے ہیں اور واقعات کو ماہ وسال کے ذکر کے ساتھ محفوظ رکھنے کے لیے ان کے تخلیقی ذہنوں نے جو نئی راہیں نکالیں ہیں، اس سے اسلامی ادب کی تاریخ کے ابواب روشن اور معمور ہیں۔ کسی واقعہ کی تاریخ (Date) کے لیے ہمارا پہلا ماٰخذ تاریخ کی عام کتابیں اور رجال کے تذکرے ہیں، جن میں کسی واقعہ کو وقت، دن، مہینے اور سال کے ذکر کے ساتھ نہایت اہتمام اور دِقّتِ نظر کے ساتھ لکھا گیا ہے۔ یہ تاریخیں اور تذکرے سلاسل، طبقات، ملل ونحل، ادوار، مقامات اور بلاد وامصار وغیرہ کے حوالے سے لکھے گئے اور ان سب میں واقعات کی تاریخ لکھنے کا خاص التزام رہا ہے۔ انہی تاریخوں اور واقعات کو خوش ذوقی اور ادبی چاشنی کے ساتھ بیان کرنے کے لیے مسلمان مورّخین اور شاعروں نے مادّہٗ تاریخ بنانے اور قطعۂ تاریخ کہنے کا فن ایجاد کیا اور اس میں بھی اپنی طبّاعی اور ذہانت کے جوہر دکھائے ہیں۔ قطعاتِ تاریخ پر عربی، فارسی، اردو میں کتب کا معتد بہ ذخیرہ موجود ہے۔

تاریخیں محفوظ کرنے کا ایک اور راستہ جو ہمارے مورّخین نے اختیار کیا وہ وفیات نگاری اور کسی ایک مقام پر مدفون لوگوں کا تذکرہ اور ان کی قبور کی الواح یا کتبات نویسی ہے۔ ان

موضوعات پر بھی مذکورہ زبانوں میں اب تک اس قدر مواد تصنیف ہو چکا ہے کہ خود اس کے شمار کے لیے الگ کتابیات کی ضرورت ہے۔ ان تمام موضوعات پر کتابیں وفات پا جانے والوں کی تاریخوں کی طرف راہ نمائی کرتی ہیں اور انھیں تاریخ ہاے وفات کے سلسلے میں بنیادی ماٰخذ سمجھا جاتا ہے۔ ظاہر ہے ان تمام موضوعات پر لکھی جانے والی کتب کے تذکرے کی یہاں گنجایش نہیں ہے۔ قارئین اس کے لیے ادب کی تاریخوں، مخطوطات کی فہرستوں اور مطبوعات کی کتابیات سے رجوع کر سکتے ہیں۔ یہاں چند ایسی اہم ترین کتابوں کا تذکرہ مقصود ہے جو خاص وفیات کے حوالے سے لکھی گئی ہیں۔ بے شک یہ تمام کتابیں ترتیب اور معیار کے اعتبار سے ایک جیسی نہیں ہیں، بلکہ ان میں سے بعض تو خالصتاً تذکرۂ رجال ہیں، چوں کہ مصنّفین نے انہیں وفیات سے مختص کیا ہے لہذا ہم بھی انہیں 'وفیات نویسی' کے فن میں شامل کرتے ہیں۔

(II)

عربی کتب

اسلامی عہد کے ادب میں وفیات نگاری کی روایت عربی زبان میں شروع ہوئی اور اس نے دوسری زبانوں فارسی، ترکی اور اردو ادب میں وفیات نگاری کو بھی متاثر کیا۔ عربی ادب میں بالخصوص علمِ تاریخ میں ایک خصوصیت یہ رہی ہے کہ ایک موضوع پر جب کوئی اہم تصنیف پہلی بار سامنے آتی تو بعد کے زمانے کے مصنّفین اس موضوع کو آگے بڑھاتے اور اس پر تکملے اور ذیول لکھتے، جو اپنی جگہ پر خود مستقل تصانیف شمار ہوتے ہیں۔ حافظ خطیب بغدادی (م ۴۶۳ھ/ ۱۰۷۱ء) کی تاریخ بغداد ہی کو لے لیجیے، متاخرین نے اس کے ذیل در ذیل لکھے ہیں۔ یہی حال وفیات پر لکھی جانے والی کتابوں کا بھی ہے۔ اس موضوع پر قدیم ترین کتاب یعقوب بن سفیان الفسوی (م ۲۷۷ھ/ ۸۹۰ء) کی ہے جس کا نامکمل نسخہ دستیاب ہے۔ ان کے دو معاصرین احمد بن شعیب النسائی (م ۳۰۳ھ/ ۹۱۵-۱۶ء) اور ابو یعلی الموصلی (م ۳۰۷ھ/ ۹۱۹ء) کی وفیات پر تصنیف شدہ کتابیں بدقسمتی سے ضائع ہو چکی ہیں۔ ابوالقاسم عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز

البغوی (۲۱۳۔۳۱۷ھ/۸۲۸۔۹۲۹ء) کی *وفیات الشیوخ* اپنے موضوع پر دستیاب پہلی مکمل کتاب ہے (مطبوعہ علی گڑھ، ۱۹۸۲ء)۔ اسی نام سے ایک اور تصنیف ابو اسحاق ابراہیم بن میمون بن احمد انصاری کی بھی تھی جس کے حوالے *وفیات الاعیان* میں ملتے ہیں، لیکن اب یہ کتاب موجود نہیں ہے۔ ابی سلیمان محمد بن عبداللہ بن زبر الربعی (م ۳۷۹ھ/۹۸۹ء) کی *تاریخ مولد العلماء و وفیاتھم* میں ابتدائے ہجرتِ نبوی سے لے کر ۳۳۸ھ/۹۵۰۔۹۴۹ء تک وفیات شامل ہیں۔ اس کی تکمیل ابو عبد محمد عبدالعزیز بن احمد الکتانی الحافظ (م ۴۶۶ھ/۱۰۷۴ء) نے کی۔ الکتانی کی کتاب پر ابو محمد ہبۃ اللہ ابن احمد الاکفانی الحافظ (م ۵۲۴ھ/۱۱۳۰ء) نے ذیل لکھا اور وفیات ۴۸۵ھ/۱۰۹۲ء تک لے آئے۔ *تاریخ مولد العلماء و وفیاتھم* کی جو اشاعت (بہ تحقیق محمد المصری، منشورات مرکز المخطوطات والتراث والوثائق، کویت، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء، ۴۹۹ صفحات) ہمارے پیش نظر ہے اس میں الکتانی اور الاکفانی کے اضافات بھی شامل کیے گئے ہیں۔ الاکفانی کی کتاب پر حافظ ابو الحسن علی بن مفضل المقدسی نے ذیل لکھا اور ۵۸۱ھ/۱۱۸۵ء تک وفیات کا ذکر کیا۔ ابنِ مفضل کی کتاب پر زکی الدین ابو محمد عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری (م ۶۵۶ھ/۱۲۵۸ء) نے تین جلدوں میں ذیل تحریر کیا اور اس کا نام *التکملۃ لوفیات النقلۃ* رکھا۔ منذری کے شاگرد عز الدین ابو لعباس احمد بن محمد بن عبدالرحمان الشریف الحسینی حلبی مصری نے ۶۷۴ھ/۷۶۔۱۲۷۵ء تک وفیات کا اضافہ کیا۔ شریف الحسینی کی کتاب پر شہاب الدین ابوالحسین احمد ابن ایبک دمیاطی نے واقعۂ طاعون ۷۴۹ھ/۱۳۴۸ء تک وفیات کا ذیل لکھا اور اس پر حافظ زین الدین عبدالرحیم عراقی (م ۸۰۵ یا ۸۰۶ھ/۱۴۰۳ء یا ۱۴۰۴ء) نے اپنی وفات تک وفیات کا اضافہ کرتے رہے۔ بعد کے یہ تمام ذیول اصل کتاب سے کہیں زیادہ مفصّل ہیں اور تمام کے تمام سنین وار مرتّب ہوئے ہیں۔ وفیات پر ایک اور قدیم کتاب حافظ ابو اسحاق ابراہیم بن سعید بن عبداللہ (م ۴۸۴ھ/۱۰۹۱ء) کی *وفیات المصریین* ہے جس میں ۳۷۵ھ تا ۴۵۶ھ/۹۸۵ تا ۱۰۶۵ء وفات یافتگان کا تذکرہ ہے۔ عمادالدین اسماعیل بن محمد المعروف بہ ابن

بردیس (م۷۸٦ھ/۱۳۸۴ء) کی *الاعلام فی وفیات الاعلام* کا مخطوطہ ذخیرۂ ایا صوفیہ، کتب خانہ سلیمانیہ، استنبول، (شمارہ ۲۹٦۱، ۷۴ورق) میں موجود ہے۔ محمد بن عبداللہ یمنی (م۹۴۷ھ/۱۵۴۰ء) کی *قلادۃ النحر فی وفیات اعیان الدھر* کا قلمی نسخہ ذخیرہ Yeni Cami ینی جامع (یعنی نئی مسجد)، کتب خانہ سلیمانیہ، استنبول، (شمارہ۸۸۳، ٦۰٦ورق) میں موجود ہے۔ ابوالفضائل رضی الدین حسن بن محمد بن حسن صغانی/صاغانی (۵۷۷۔۶۵۰ھ/۱۱۸۱۔۱۲۵۲ء) کی *درالسحابۃ فی بیان مواضع وفیات الصحابہ*، (مخطوطہ استنبول، کوپرلو لائبریری، فاضل احمد پاشا سیکشن، شمارہ ۱۰۸۰، ورق ۲۴۴۔۲۵۴، طبع مکتبہ القرآن، قاہرہ، ۱۹۹۲ء) صحابہ کرام کی وفیات پر ہے۔ انھی کی ایک تصنیف *مختصر الوفیات* بھی ہے۔

وفیات کے موضوع پر اب تک لکھی جانے والی کتابوں میں سے سب سے زیادہ متاثر کن، معتبر اور بے نظیر کتاب *وفیات الاعیان و انباء الزمان* ہے جسے ابولعباس شمس الدین احمد المعروف ''ابن خلّکان'' (۱۱ ربیع الآخر ٦۰۸۔۲٦ رجب ٦۸۱ھ/۲۲ ستمبر۱۲۱۱۔۱۳۰ اکتوبر ۱۲۸۲ء) نے ٦۵۴۔٦۷۲ھ/۱۲۵٦۔۱۲۷۳ء میں قاہرہ میں تصنیف کیا۔ اس میں مختلف طبقات الناس: علماء، شعراء، امراء اور وزراء کے حالات جمع ہوئے ہیں، جن میں سے اکثر کے ساتھ مصنّف کے دوستانہ مراسم تھے۔ *وفیات الاعیان* کی مقبولیت اور سند کا عالم یہ ہے کہ اب تک اس پر کئی تکملے لکھے جاچکے ہیں اور ترجمے ہوچکے ہیں۔ اس کتاب کے ہر ذیل پر مزید ذیول تصنیف ہوئے ہیں۔ عربی ادب کی روایت میں ان ذیول کا ایک طویل سلسلہ ہے۔ چند ایک ذیول کا ذکر یہاں کیا جاتا ہے:

۱۔ از تاج الدین عبدالباقی بن عبدالمجید مخزومی مکّی (م۷۴۳ھ/۱۳۴۲۔۱۳۴۳ء)، ۳۰ وفیات کا اضافہ کیا اور ابن خلکان کی کتاب کی کانٹ چھانٹ بھی کی۔

۲۔ از ابوالحسن احمد بن ایبک (م۷۴۹ھ/۱۳۴۸ء)

۳۔ *فوات الوفیات* از محمد بن شاکر بن احمد الکتبی (م ۷۶۴ھ/۱۳۶۳ء)

۴۔ *عقود الجمان* از شیخ بدر الدین زرکشی (م ۷۹۴ھ/۱۳۹۲ء)

۵۔ از شیخ زین الدین عبدالرحیم بن حسین عراقی (م ۸۰۶ھ/۴-۱۴۰۳ء)، ۳۰ وفیات کا اضافہ کیا۔

۶۔ *ذیل وفیات الاعیان* از ابن القاضی ابو العباس ابن ابوالعافیہ احمد بن محمد (م ۱۰۲۵ھ/۱۶۱۶ء)، مطبوعہ دار التراث، قاہرہ، ۱۹۷۲ء۔

۶۔ از فضل اللہ بن ابی الخیر المعروف ابن صفاعی

وفیات الاعیان کی کچھ تلخیصات بھی ہوئی ہیں، چند ایک کے نام یہ ہیں:

۱۔ *جنان* از شمس الدین محمد بن احمد ترکمانی (م بعد از ۷۵۰ھ/۱۳۴۹ء)

۲۔ از ملک الافضل عباس بن ملک مجاہد علی صاحب الیمن (م ۷۷۸ھ/۱۳۷۶ء)

۳۔ از شہاب الدین احمد بن عبداللہ غزی شافعی (م ۸۲۲ھ/۱۴۱۹ء)

۴۔ *معانی اھل البیان من وفیات ابن خلکان* از شیخ بدر الدین حسن بن عمر بن حبیب حلبی (م ۷۷۹ھ/۱۳۷۷ء)، ۲۳۷ وفیات کا ذکر کیا ہے۔

۵۔ *التجرید بعون الرب المجید* از وحدی ابراہیم بن مصطفیٰ بن محمد فرضی (م ۱۱۲۶ھ/۱۷۱۴ء)، یہ تلخیص ۱۱۰۴ھ/۹۳-۱۶۹۲ میں تیار ہوئی۔

وفیات الاعیان کے دستیاب فارسی تراجم میں قدیم ترین ترجمہ *منظر انسان* ہے جو یوسف بن احمد بن محمد بن عثمان بن علی احمد الشجاع سجزی نے ۸۹۵-۸۸۹ھ/۱۴۹۰-۱۴۸۴ء میں ابوالفتح سلطان محمود شاہ اوّل فرمان روائے گجرات کے حکم پر کیا (مخطوطہ ذخیرۂ حافظ محمود شیرانی، پنجاب یونی ورسٹی لائبریری، لاہور، شمارہ ۱۹۹۳/۵۰۰۳؛ اشاعت: بہ تصحیح و تعلیق دکتر فاطمہ مدرسی، دانشگاہ ارومیہ، ایران، ۱۳۸۱شمسی/۲۰۰۲ء، ۳ جلدیں، اس کے سرورق پر مترجم کا نام یوسف بن احمد کی بجائے احمد بن محمد ۱۰۰۰ الخ چھپا ہے)۔ دوسرا ترجمہ قاضی زادہ ظہیر الدین عبدالکبیر (یا: کبیر)

بن ادریس اردبیلی (م ۹۳۰ھ/۱۵۲۴ء) نے کیا (مخطوطہ کتاب خانۂ مجلس شورائے اسلامی، تہران ،شمارہ ۵۳۸)۔ تیسرا ترجمہ محمد حسن جابری انصاری (م ۱۳۳۵ شمسی) نے کیا (مخطوطہ کتاب خانۂ عمومی اصفہان)۔

وفیات الاعیان کے ترکی تراجم بھی ہوئے۔ چند ایک یہ ہیں:

- درملی (یا: درموی) حسن حیدر (سنہ وفات نامعلوم) نے *وفیات الاعیان ترجمہ سی* کے نام سے ترجمہ کیا۔ اس کا مخطوطہ ذخیرۂ حاجی محمود افندی، کتب خانۂ سلیمانیہ، استنبول (نمبر ۴۸۸۲،۴۸۸۲، ۳۱۲ ورق) میں موجود ہے۔

- رودوسی زادہ محمد افندی (م ۱۱۱۳ھ، دیکھیے *عثمانی مولفلری*، استنبول، ۱۳۳۳ھ، ج ۱، ص ۳۱۵)، یہ ترجمہ استنبول سے ۱۲۸۰ھ/۶۴-۱۲۶۳ء میں *ترجمۂ وفیات الاعیان* کے نام سے چھپ چکا ہے۔

- ایک ترکی ترجمہ وکیل زادہ یوسف کا بھی ہے لیکن اس کے بارے میں فی الحال مزید معلومات نہیں مل سکیں۔

ہمارے ایک معاصر مولانا سلیم اختر المعروف اختر فتح پوری (فتح پور، ضلع گجرات، پنجاب) نے *وفیات الاعیان* کا اردو ترجمہ کیا ہے (مطبوعہ نفیس اکیڈمی، کراچی/لاہور، ۲۰۰۰ء، چار جلدیں)۔

ابن خلکان کی *وفیات الاعیان* کے بعد بھی وفیات نویسی پر کام جاری رہا۔ ان ذیول کے علاوہ جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے، چند مزید کتابوں کے نام یہ ہیں:

تاریخ الاسلام ووفیات المشاہیر والاعلام از شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن احمد بن عثمان ذہبی (م ۷۴۸ھ/۱۳۴۷ء)

وفیات الاعیان من مذھب ابی حنیفۃ النعمان از قاضی نجم الدین ابراہیم بن علی الطرطوسی (م ۷۵۸ھ/۱۳۵۷ء)

وفیات العلماء از تقی الدین ابراہیم بن علی بن الحسن بن محمد بن صالح بن اسماعیل عاملی کفعمی (م ۹۰۵ھ/۱۵۰۰ء)

وفیات العلماء و مدد اعمارھم از میرزا فخر الدین خراسانی (م تقریباً ۱۰۹۷ھ/۱۶۸۶ء)

تاریخ وفیات العلماء الامامیۃ از میرزا محمد بن عبدالنبی نیشاپوری اخباری (م ۱۲۳۲ھ/۱۸۱۷ء)

وفیات الائمہ از میرزا حسن بن علی موسوی قزوینی نجفی (۱۳۱۹۔۱۳۵۸ھ/۱۹۰۱۔۱۹۳۹ء)

تاریخ وفیات الشیعہ ازسید علی نقی بن سید ابی الحسین نقوی لکھنوی (پیدائش ۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء)، رسالہ الہدیٰ العمار یہ کے دوسرے سال اور اس کے بعد کے شماروں میں قسط وار شائع ہوئی۔

وفیات الرجال یا حوادث السنین از شیخ علی خاقانی نجفی مدیر مجلّہ ''البیان''، تمام صدیوں کے سُنی اور شیعہ اعلام کی سال بہ سال وفیات ہیں۔

وفیات اعلام الحق از شیخ شریف بن عبدالحسین بن محمد حسن مصنف الجواہر، مطبوعہ ۱۳۲۹ھ/۱۹۱۱ء، اس میں صرف چودہ معصوموں کی تاریخیں ہیں۔

وفیات الاعیان از ابن زملکانی محمد بن علی بن عبدالواحد، ابتداے ہجرت سے لے کر ۷۰۰ھ/۱۳۰۱ء تک سنین کے اعتبار سے صحابہ، سلاطین، امراء وغیرہ کا تذکرہ ہے۔

وفیات الاعلام من الشیعۃ الکرام از سید صدر ابی محمد حسن عاملی اصفہانی کاظمی، تمام چودہ صدیوں کی وفیات پر صدی بہ صدی کام کرنے کا ارادہ کیا لیکن صرف پہلی صدی پر ایک مختصر کام کر سکے۔

وفیات الفضلاء از سید شہاب الدین بن محمود مرعشی نجفی (۱۳۱۵۔۱۴۱۱ھ/ ۱۸۹۷۔۱۹۹۰ء)

وفیات الاعیان، مصنف نامعلوم، اس میں شہید ثانی اور بحرین کے شیعہ علما کے حالات ہیں۔

وفیات المعصومین از رضا بن ابی القاسم طبیب استرآبادی۔

وفیات پر عربی میں کچھ اور کتابیں بھی لکھی گئیں جیسے *الحوادث الجامعۃ والدرر الکامنۃ*، *المنہل الصافی*، *درر العقود*، *نشر الہمیان*، *وفیات ابن قانع*، *وفیات الشیخ تقی الدین* ۰۰۰ ابن رافع جس کا ذیل شہاب الدین احمد بن حجی بن موسیٰ حسبانی دمشقی (م ۸۱۶ھ/۱۴۱۳ء) نے لکھا، *وفیات جہضمی*، *وفیات الاعیان* ابن قنفد احمد بن حسن قسطمینی وغیرہ۔ *الاعلام* خیرالدین زرکلی اور *معجم المؤلفین* عمر رضا کحالہ اگرچہ رجال کی قوامیس ہیں، لیکن ان میں نمایاں طور تواریخ ولادت و وفات بھی دی گئی ہیں۔

فارسی کتب

فارسی زبان میں وفیات پر دو نوع کی کتابیں ہیں، ایک وہ جو تاریخ عالم کے واقعات پر سنین وار لکھی گئی ہیں اور ان میں ضمناً وفیات بھی درج ہوئی ہیں۔ دوسری خاص وفیات پر کتابیں ہیں۔ دونوں نوعیت کی کتب کا ایک مشترک جائزہ پیش خدمت ہے:-

وفیات الاعیان ابن خلکان کے دو فارسی ترجموں کا پہلے ذکر ہو چکا ہے، اس کے علاوہ یہ کتابیں قابل ذکر ہیں:

ا۔ *مجمل فصیحی* از فصیحی خوافی (پ ۷۷۷ھ/۱۳۷۵ھ)، اگرچہ یہ ایک عمومی تاریخ ہے جو حضرت آدم سے شروع ہو کر ۸۴۵ھ/۴۲-۱۱۴۱ء تک کے واقعات پر سنین وار مرتب ہوئی ہے۔ اس میں وفیات بھی شامل ہیں۔ (طبع بہ اہتمام محمود فرخ، تہران)

ا۔ مصطفیٰ بن عبداللہ چلپی معروف بہ حاجی خلیفہ (۱۰۱۷-۱۰۶۷ھ/۱۶۰۸-۱۶۵۷ء) کی *تقویم التواریخ* جس میں ابتدائے تخلیق عالم سے ۱۰۵۸ھ/۱۶۴۸ء تک کے واقعات سال بہ سال درج ہوئے ہیں۔ اس میں وفیات بھی شامل ہیں۔ مصنف نے اس کتاب کا مقدمہ اور ضمیمہ

ترکی میں لکھا ہے(طبع استنبول،۱۱۴۶ھ/۱۷۳۳ء)۔ یہ کتاب متعدد زبانوں میں ترجمہ ہوچکی ہے۔ایک فارسی ترجمہ جس کا مترجم نامعلوم ہے، ۱۰۷۵ھ میں ہوا(طبع بہ اہتمام میر ہاشم محدّث، تہران، طبع اول ۱۹۹۷ء؛ طبع دوّم ۲۰۰۵ء)۔

۱۔*وفیات پُرعبر لاولی الالباب من اعتبر* از محمد امین بن شیخ محمد ابراہیم اسکوبی المعروف امینی (م ۱۰۹۱ھ/۱۶۸۰ء)

۲۔*مفتاح العارفین* از میر عبدالفتاح بن میر محمد نعمان بدخشی، (تصنیف تقریباً ۱۰۹۲ھ /۱۶۸۱ء)، سنین وفات کے اعتبار سے صوفیہ کا مختصر تذکرہ ہے۔ قلمی نسخہ ذخیرۂ شیرانی، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، شمارہ ۱۶۱۳/۴۶۶۳

۳۔سید امیر عبدالحسین بن امیر محمد باقر حسینی خواتون آبادی (۱۰۳۸۔ ۱۱۰۵ھ /۱۶۲۹۔۱۶۹۴ء) کی *وقایع السنین والایام یا گزارش حوادث تاریخی* (مطبوعہ تہران،۱۹۷۲ء) اور *وقایع السنین والاعوام یا گزارش ہای سالیانہ از ابتدای خلقت تا حال* (مطبوعہ تہران،۱۹۷۳ء) ان میں واقعات وحوادث کے علاوہ علماء کی تواریخ وفات بھی درج کی ہیں۔

۴۔*تاریخ محمدی* از محمد بن رستم بن کیقباد حارثی بدخشی (پیدائش ۱۰۹۸ھ /۱۶۸۷ء، وفات ۱۱۶۱ھ؟/۱۷۴۷ء؟)، مصنف نے سنین کی ترتیب سے عالم اسلام بالخصوص برّ صغیر کے سیاسی، ادبی اور مذہبی متوفیان کا اختصار کے ساتھ ذکر کیا ہے۔اس کتاب کا جو قلمی نسخہ کتاب خانۂ رضا، رام پور میں دستیاب ہے وہ سال ۶۰۶ھ/۱۲۰۹ء کی وفیات سے شروع ہوکر ۱۱۶۱ھ/۱۷۴۷ء کی وفیات پر ختم ہوتا ہے۔اس کتاب کے یہ حصے اب تک طبع ہو چکے ہیں: جلد۲ حصہ۴، وفیات از سال ۹۰۰ تا ۹۹۹ھ، بہ اہتمام نثار احمد فاروقی، رام پور، ۲۰۰۳ء؛ جلد۲، حصہ۵، وفیات از ۱۰۰۰ تا ۱۱۰۰ھ، بہ اہتمام نثار احمد فاروقی، رام پور، ۲۰۰۳ء؛ وفیات از سال ۱۱۰۱ تا ۱۱۶۱ھ، بہ اہتمام مولانا امتیاز علی خان عرشی، علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی، ۱۹۶۰ء، وفیات از سال ۱۱۶۲ تا ۱۲۰۸ھ ، بہ اہتمام نثار احمد فاروقی، رام پور ۱۹۹۶ء۔ یقیناً یہ حصہ یا اس کے چند اجزاء حارثی کی وفات کے

بعد اضافہ کیے گئے ہیں۔

رضا قلی خان ہدایت طہرانی (م ۱۲۸۸ھ/۱۸۴۷ء) کی *فہرست التواریخ* جو سنین وار مرتب ہوئی ہے (طبع بہ تصحیح عبدالحسین نوائی و میر ہاشم محدث، طبع تہران، ۱۳۷۳ شمسی)۔

۵۔ *وفیات الاولیاء* از سیف الدین غلام محیی الدین محمد ہاشم الوری، سال تصنیف ۱۱۴۱ھ/۲۹۔۱۷۲۸ء، مصنف دیباچے میں تحریر کرتے ہیں کہ انھوں نے بعض ہندوستانی مشائخ کے سنین ولادت و وفات، مولد و مدفن، اور جن مشائخ سے انہیں ارادت تھی یا وہ جن سے خلافت یافتہ تھے، اس کا مختصر احوال مختلف کتب سے انتخاب کیا ہے۔ یہ کتاب تیمّن کے طور پر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے نام سے شروع ہوتی ہے اور پنجاب یونی ورسٹی لائبریری، لاہور کا قلمی نسخہ (Pf I 7/2881) آخر سے ناقص ہونے کی وجہ سے شیخ پیر محمد لکھنوی کے نام پر ختم ہو جاتا ہے۔

۶۔ *وفیات الاعلام* از محمد یحیی ملقب بہ شاہ خوب اللہ الہ آبادی (م ۱۱۴۴ھ/۱۷۳۱ء) جنھوں نے مولانا جامی کی *نفحات الانس* کی طرز پر یہ تذکرہ لکھا۔

۷۔ *وفیات*، مصنف نامعلوم، ابتدائے عالم بوقت طوفان نوح سے لے کر ۱۱۶۵ھ/۱۷۵۲ء تک واقعات عالم اور وفیات ہیں۔ مخطوطہ مغنیسا پبلک کتب خانہ، ترکی، کاتب: مصطفیٰ سمیع، تاریخ کتابت ندارد، ۵۵ ورق۔ شمارہ: 45 Hk 5079

۸۔ *تاریخ ولادت و وفات* از میرزا عبدالرزاق خان سرتیپ بن میرزا محسن بن ملا کرم علی بغایری اصفہانی طہرانی (پیدائش ۱۲۸۶ھ/۱۸۶۹ء)، اس میں صدر اسلام سے لے کر مصنف کی حیات تک علماء و سلاطین وغیرہ کی ولادت اور وفات کی تاریخیں دی ہیں۔

۹۔ *وفات نامہ* (منظوم)، ڈھاکہ کے بزرگوں کی وفات کی تاریخیں ہیں، مخطوطہ ڈھاکہ یونی ورسٹی، ذخیرۂ حکیم حبیب الرحمان، شمارہ HR.29-41 میں موجود ہے۔ انھی حکیم حبیب الرحمان (م یکم ربیع الآخر ۱۳۶۶ھ/۲۳ فروری ۱۹۴۷ء) نے ڈھاکہ اور مضافات ڈھاکہ کے قبرستانوں میں مدفون مسلمان بزرگوں کا تذکرہ *آسودگانِ ڈھاکہ* (مطبوعہ ڈھاکہ، اکتوبر

۱۹۴۶ء) بھی لکھا تھا۔

۱۰۔ *مستند اسامی مشاہیر و مؤلفان*، مرتبہ و شائع کردہ کتاب خانۂ ملی ایران، تہران، ایران کے قومی کتب خانے کی طرف سے مرتب اور شائع ہونے والی یہ کتاب دراصل کتب خانوں میں فہرست نویسی کی معیار بندی کے لیے ہے اور اس کتاب میں فارسی کتب کے مصنفین کے صحیح اسماء اور تواریخ درج کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔

۱۱۔ ایران کے معاصر محقق میرزا محمد خان قزوینی (م ۱۳۶۸ھ/۱۹۴۹ء) کی کتاب *وفیات معاصرین* کا مسودہ دو جلدوں میں تہران یونی ورسٹی لائبریری (شمارہ ۴۹۷۵؛ ۵۴۰۱) میں محفوظ ہے۔ انھوں نے یہ یادداشتیں جو ذی الحجہ ۱۳۴۸ھ/اپریل ۱۹۳۰ء کی وفیات سے شروع ہوتی ہیں، مرحوم عباس اقبال کی ادارت میں شائع ہونے والے رسالے یادگار (تہران) میں چھپوانا شروع کیں، یہ سلسلہ قزوینی کی وفات تک جاری رہا۔ ایرج افشار نے شائع شدہ وفیات اور مسودے کو سامنے رکھ کر انھیں از سرِ نو مرتب کیا اور یادداشتہای قزوینی (انتشارات علمی، تہران، تیسرا ایڈیشن، بلا تاریخ) کی جلد ہشتم کے صفحات ۱۴۴۔۲۶۸ میں دوبارہ شائع کیا۔

۱۲۔ معاصر ایرانی محقق و مورخ ایرج افشار اور محمود نیکوئی نے ایران اور ایران سے باہر فارسی زبان و ادب اور ایرانی مطالعات میں نام ور معاصرین کی وفیات ۱۳۰۴ تا ۱۳۸۱ شمسی/۱۹۲۵ تا ۲۰۰۲ء پر تعزیتی شذرات کتاب *نادرہ کاران* (نشر قطرہ، تہران، ۱۳۸۳ شمسی/۲۰۰۴ء) میں جمع کر دیے ہیں۔ اس میں چند ایک پاکستانی اور ہندوستانی وفیات کا تذکرہ بھی ہوا ہے۔

۱۳۔ ایک اور ایرانی معاصر فاضل ڈاکٹر احمد مہدوی دامغانی کے فارسی مقالات کے مجموعے *حاصل اوقات*، مرتبہ سید علی محمد سجادی، طبع تہران، ۱۳۸۱ شمسی (۲۰۰۲ء) صفحات ۸۸۵۔۹۲۶ میں گذشتہ نصف صدی میں ایرانی مشاہیر کی وفیات درج ہوئی ہیں۔

فارسی میں چند اور چھوٹی چھوٹی کتابیں بھی موجود ہیں، جیسے *تاریخ وفات حضرت محمد مصطفیٰ و دیگر بزرگان* از محمد ناصح غازی پوری (مخطوطہ کرزن کلکشن، ایشیاٹک سوسائٹی،

کولکتہ) ۔تاریخ ولادت و وفات اکابر اسلام مصنف نا معلوم (مخطوطہ کتب خانہ آصفیہ، حیدر آباد دکن، مکتوبہ ۱۲۲۵ھ)

ترکی کتب

حسیب اسکوداری (م: ۱۲۰۰ھ) نے *وفیات اکابر اسلامیہ* لکھی۔ اس کا قلمی نسخہ استنبول کے سلیمانیہ کتب خانہ، ذخیرہ Yazma Bagislar (شمارہ ۳۹۱۰، ۱۶ ورق) میں موجود ہے۔

اردو کتب

اردو ادب میں تاریخ، تذکرہ، قطعات تاریخ اور الواح قبور رکتبات قبور پر کتب کے علاوہ ایک اور صنف بھی وفیات سے متعلق موجود ہے اور وہ اپنے دوستوں اور معاصرین کی یاد میں لکھے جانے والے یادنامے ہیں، جیسے علامہ سید سلیمان ندوی (۱۸۸۴۔۱۹۵۳ء) کی کتاب *یادرفتگان* جو ایسے وفات یافتگان کا تذکرہ ہے جن کے تعزیتی شذرے سید صاحب نے ماہ نامہ *معارف*، اعظم گڑھ میں ۱۹۱۴ء تا ۱۹۵۳ء لکھے تھے۔ تاہم ذیل کی سطور میں خالصتاً وفیات کے حوالے سے چند اردو کتابوں کا ذکر ہوگا۔

پاکستان میں وفیات اور اس سے متعلقہ موضوعات پر پروفیسر محمد اسلم (۲۸ نومبر ۱۹۳۲۔۱۶ اکتوبر ۱۹۹۸ء) استادِ شعبۂ تاریخ، جامعہ پنجاب، لاہور کی چار کتب طبع ہو چکی ہیں:

۱۔ *وفیات مشاہیر پاکستان*، ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء تا ۱۴ اگست ۱۹۸۷ء وفات پانے والی پاکستانی شخصیات، شائع کردہ مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۹۰ء، مصنف نے اس میں حروف تہجی کے اعتبار سے افراد کا ذکر کیا ہے اور ہر اندراج کے تحت اس فرد کی خاص شہرت کا حوالہ، تاریخ ولادت، مقامِ ولادت، تاریخ وفات، جاے وفات اور اپنے مأخذ کا ذکر کیا ہے۔

۲۔ *وفیات اعیان پاکستان*، پہلے دانشگاہ پنجاب، لاہور کے *مجلّۂ تاریخ* [۱۹۹۱ء] میں مفصل مقالے کی صورت میں شائع ہوئی۔ بعد ازاں اسی مقالے پر ناشر ندوۃ المصنفین، لاہور کا سرورق لگا دیا گیا۔ اس میں ۱۵ اگست ۱۹۸۷ء تا ۳۱ دسمبر ۱۹۹۰ء پاکستانی وفیات کا تذکرہ ہے،

اس اعتبار سے اسے ان کی کتاب *وفیات مشاہیر پاکستان* کا ذیل کہنا چاہیے۔

۳۔ *خفتگان کراچی*، شائع کردہ ادارۂ تحقیقات پاکستان دانشگاہ پنجاب، لاہور، ۱۹۹۱ء، اس میں کراچی کے قبرستانوں میں مدفون لوگوں کا تذکرہ اور ان کی الواح قبور نقل ہوئی ہیں۔

۴۔ *خفتگان خاک لاہور*، شائع کردہ ادارۂ تحقیقات پاکستان دانشگاہ پنجاب، لاہور، ۱۹۹۳ء، اس میں لاہور کے قبرستانوں میں مدفون لوگوں کا تذکرہ اور ان کی الواح قبور نقل ہوئی ہیں۔

پروفیسر محمد اسلم وفیات پر اپنی کتابوں کے تکملے کے طور پر اپنی وفات تک ماہ نامہ *تہذیب الاخلاق*، لاہور میں وفیات پر مضامین لکھتے رہے۔ چند شمارے حسب ذیل ہیں: اپریل ۱۹۹۷ء کے شمارے میں اپریل ۹۷ء کی ۷ وفیات؛ مئی ۱۹۹۷ء کے شمارے میں مئی ۹۷ء کی ۱۰ وفیات؛ جولائی ۱۹۹۷ء کے شمارے میں جولائی کی ۷ وفیات؛ اگست ۱۹۹۷ء کے شمارے میں اگست ۹۷ء کی ۱۲ وفیات؛ اکتوبر ۱۹۹۷ء کے شمارے میں اکتوبر ۹۷ء کی ۱۳ وفیات؛ نومبر ۱۹۹۷ء کے شمارے میں نومبر ۹۷ء کی ۱۰ وفیات؛ دسمبر ۱۹۹۷ء کے شمارے میں دسمبر ۹۷ء کی ۹ وفیات؛ جنوری ۱۹۹۸ء کے شمارے میں جنوری ۹۸ء کی ۱۶ وفیات، فروری ۱۹۹۸ء کے شمارے میں فروری ۹۸ء کی ۱۳ وفیات۔

زاہد حسین انجم نے *پاکستان بک* کے نام سے پاکستان کے حالات و واقعات کے نام سے جو سالانہ جائزے لاہور سے شائع کیے ہیں ان میں ایک مستقل باب وفیات سے متعلق ہے۔ ایسے تین جائزے ۱۹۹۱ء، ۱۹۹۲ء اور ۱۹۹۳ء سے متعلق چھپ چکے ہیں۔ ۱۹۹۱ء کے جائزے میں وفیات حروف تہجی کے ترتیب سے درج ہوئی ہیں اور ہر ایک کا تفصیلی ذکر ہوا ہے۔ ۱۹۹۲ اور ۱۹۹۳ء کے جائزوں میں وفیات کا اندراج تاریخ وار اور بے حد اختصار کے ساتھ ہوا ہے۔

ماہ نامہ *الرشید*، ساہی وال/ لاہور میں شائع ہونے والی وفیات عبدالرشید ارشد کی کتاب *واردات و مشاہدات (شخصیات، تاثرات، وفیات)*، مطبوعہ لاہور، ۲۰۰۱ء میں شامل ہوگئی ہیں۔

ماہ نامہ الحق، اکوڑہ خٹک میں مولانا سمیع الحق کے تعزیتی شذروں اور مشہور شخصیات کی وفیات کے کالموں کو حافظ محمد ابراہیم فانی نے مرتب کیا ہے اور ان پر حواشی اور تعلیقات لکھ کر کاروانِ آخرت کے نام سے موتمر المصنّفین، اکوڑہ خٹک سے شائع کیا ہے۔

شہروں کے حوالے سی مدفونین کے تذکرے پر مبنی متعدد چھوٹی بڑی کتب اردو میں شائع ہوئی ہیں ۵ یہاں ان سے صرفِ نظر کیا گیا ہے۔

ہندوستان میں بھی اردو زبان میں خالصتا وفیات کے حوالے سے چند معاصرین کی تصانیف ملتی ہیں۔ جیسے:

۔محمد احسن چشتی صابری نگرامی کی تصنیف وفیات الاخیار، جو مشاہیر اسلام کی وفیات سے متعلق ہے اور مصنف نے اسے تین جدولوں میں تقسیم کیا ہے۔ پہلا جدول باعتبار اسماء ہے اور حروف تہجی کی ترتیب پر ہے۔ دوسرا جدول باعتبار تاریخ وفات ہے۔ تیسرا جدول باعتبار اماکن ہے ۔یعنی کسی ایک شہر یا قریہ کے وفات یافتگان کے اسماء ایک ہی جگہ درج ہوے ہیں۔ تینوں جدولیں اپنی اپنی جگہ مفید ہیں۔ اس کتاب کا پہلا ایڈیشن مطبع شام اودھ لکھنو سے ۱۳۲۰ھ میں نکا| تھا۔ اس میں یکم ہجری سے لے کر ۱۳۰۰ھ تک وفیات کا ذکر ہے۔ اس کتاب کے دوسرے ایڈیشن میں جو سنّی دارالاشاعت علویہ رضویہ، فیصل آباد (بلا تاریخ) نے شایع کیا ہے اس میں صفحات ۱۸۴ تا ۱۹۲ ضمیمہ کے طور پر ۱۳۰۱ھ تا ۱۳۹۹ھ وفیات کا اندراج بترتیب اسماء ہوا ہے۔ یہ ضمیمہ صوفی عبدالمجید قادری مہتپوری نے تیار کیا ہے۔

۔سید روشن علی زیدی الواسطی کی کتاب سید التاریخ اگرچہ وفیات سے براہ راست متعلق نہیں ہے لیکن اس کا بیشتر حصہ مشاہیر کی تاریخ ہاے وفات اور مادہ ہاے تاریخ پر مبنی ہے (طبع: سنگ میل، لاہور، ۱۹۷۴، سید صفدر حسین کے دیباچہ اور ضمیمہ کے ساتھ)۔

-مولانا عبدالماجد دریابادی (م ۱۳۹۷ھ/۱۹۷۷ء) نے معاصرین اور رشتہ داروں کی وفات پر جو تعزیتی شذرے لکھے انہیں عبدالقوی دریابادی نے وفیات ماجدی یا نثری مرثیے

کے نام سے مرتب کیا ہے، شائع کردہ: مجلس نشریات اسلام، کراچی، [۱۹۷۸ء]۔

۱۔ مولانا امتیاز علی خان عرشی (م ۲۵ فروری ۱۹۸۱ء) نے ''دفتر وفیات'' کے نام سے تین رجسٹر تیار کر رکھے تھے۔ دو رجسٹر عربی اور فارسی کے مشاہیر کی وفیات کے لیے اور ایک رجسٹر رام پور کے مشاہیر اور رضا کتب خانہ کے ملازمین کی وفیات کے لیے مختص تھا۔ اس میں ۱۳۰۱ تا ۱۳۹۸ھ (۲۹ ستمبر ۱۸۸۴ تا ۲۲ نومبر ۱۹۷۸ء) کی وفیات درج ہیں۔ پہلے دونوں رجسٹر رضا کتب خانہ رام پور اور تیسرا رجسٹر ان کے ذاتی کتب خانے میں غیر مطبوعہ حالت میں موجود ہیں۔

۲۔ ڈاکٹر ابوالنصر محمد خالدی (م نومبر ۱۹۸۵ء) کی *وفیات اعیان الہند* (عہد وسطی کے سلاطین و امرا اور صوفیا و مشائخ کے مختصر حالات زندگی اور تاریخہائے وفات)، شائع کردہ شاہ ولی اللہ انسٹی ٹیوٹ، نئی دہلی، ۲۰۰۴ء، ۴۸۸ص، اس میں تقریباً ۱۲۰۰ء سے ۱۷۵۰ء تک کی وفیات ہیں جو بلحاظ حروف تہجی مرتب ہوئی ہیں۔

۳۔ *تذکرۂ ماہ و سال* از مالک رام (م ۱۶ اپریل ۱۹۹۳ء)، شائع کردہ مکتبۂ جامعہ، نئی دہلی، نومبر ۱۹۹۱ء۔ مالک رام دیباچے میں لکھتے ہیں کہ اس تذکرے میں صرف ان اصحاب کا تذکرہ ہوا ہے جو کسی نہ کسی حوالے سے اردو ادب یا اس کی تاریخ سے متعلق ہیں۔ یہ صرف مرحومین ہی کا تذکرہ نہیں ہے بلکہ اس میں اردو کے چند زندہ ادیبوں اور شاعروں کی تواریخ ولادت بھی دی گئی ہیں۔ مصنف نے اسماء الرجال کی حروف تہجی کے اعتبار سے ترتیب قائم کی ہے اور ہر شخص کے نام کے تحت دستیاب صورت میں استاد کا نام، تاریخ ولادت، مقام ولادت، تاریخ وفات، جائے وفات اور اپنے مآخذ کا ذکر کیا ہے۔ مصنف نے کہیں کہیں افراد کے مرض الموت یا وفات کی وجہ اور مادۂ تاریخ بھی لکھ دیا ہے اور بعد میں دستیاب ہونے والی معلومات کو تکملہ کی صورت میں پیش کیا ہے۔ مالک رام نے پاکستان و ہند دونوں ممالک کے رجال کا تذکرہ کیا ہے۔ اس کتاب نے نہ صرف اپنے موضوع کے اعتبار سے بلکہ اپنے مصنف کی وجہ سے بھی پاکستان و ہند میں خاص توجہ حاصل کی اور اس پر کئی تبصرے شائع ہوئے، جیسے:

-(پروفیسر) محمد اسلم، ''تذکرۂ ماہ و سال (مالک رام) ایک مطالعہ''، ماہ نامہ سیارہ، لاہور، اشاعت ۳۳، سال نامہ ۱۹۹۳ء

-گیان چند، ''مالک رام کا بے حد مفید و بے حد غلط تذکرۂ ماہ و سال''، ماہ نامہ شاعر، بمبئی، ''معاصر اردو ادب نمبر''، جلد ا، سال ۹۸-۱۹۹۷ء، صفحات ۱۰۲۲-۱۰۴۲

-(ڈاکٹر) حسین احمد، ''تذکرۂ ماہ و سال : ایک جائزہ''، ماہ نامہ صریر، کراچی، ستمبر ۱۹۹۳ء، ص ۳۱-۴۱

اگر ان تینوں تبصروں کو یک جا کر دیا جائے تو مالک رام کی مہیا کردہ صحیح معلومات کی مقدار بہت تھوڑی رہ جائے گی۔

۴۔ *وفیات مشاہیر اردو* (حصہ اول) از بشارت علی خان فروغ [پ ۳ جنوری ۱۹۳۷ء]، رام پور، ۲۰۰۰ء، اس میں صرف اردو کے شعرا، ادبا اور علما کی تاریخ ہائے وفات کا التزام رکھا گیا ہے، لیکن جہاں ممکن ہوا ہے تاریخ ولادت بھی تحقیق سے لکھی گئی ہے، نیز تصانیف کی تعداد بھی درج کی ہے اور شعراء کے لیے تلمذ کی نسبت کا ذکر بھی کیا ہے۔ حتی الامکان ان مقامات کا محل وقوع بھی بتا دیا گیا ہے جن سے متعدد مشاہیر نے خود کو منسوب کیا ہے۔ مشاہیر کے نام اور مقام حروف تہجی سے دیے گئے ہیں۔ اس کتاب پر ایک مختصر تبصرہ بھی شائع ہوا ہے۔ دیکھیے: شاہد اقبال، ''وفیات مشاہیر اردو: ایک جائزہ''، ماہ نامہ شاعر، بمبئی، اگست ۲۰۰۲ء، صفحات ۳۳-۳۷

۵۔ *وفیات مشاہیر بہار ۱۹۴۷ء سے ۱۹۹۹ء تک کا اشاریہ* از ڈاکٹر سید شاہد اقبال، نئی دہلی، ۲۰۰۱ء، اس میں ۱۹۴۷ء تا ۱۹۹۹ء ریاست بہار (ہندوستان) کی ۳۳۰ وفیات کا تذکرہ ہوا ہے (پاکستانی مرحومین کی تعداد ۵۲ ہے)۔ اس کی ترتیب میں متوفین کے اسماء کی ترتیب کی بجائے ان کی تاریخ وفات کا لحاظ رکھا گیا ہے اور آخر میں سہولت کے لیے اسماء کا اشاریہ دیا گیا ہے۔ مصنف نے ہر اندراج میں متوفی کا نام، اس کی شہرت، تاریخ پیدائش، مقام پیدائش، تاریخ وفات، جائے وفات، مدفن/مرقد، مادہ تاریخ یا قطعہ تاریخ وفات درج کیا گیا ہے۔ اس کتاب پر

''تعارف'' معروف محقق ڈاکٹر مختارالدین احمد صاحب نے لکھا ہے اور اس میں عربی، فارسی اور اردو میں وفیات کے موضوع پر لکھی جانے والی کتب کا مختصر جائزہ لیا ہے۔ شاہد اقبال صاحب کی یہ کاوش پہلے پہل ہفتہ وار *ہماری زبان*، دہلی، ۲۲ نومبر ۱۹۹۱ء۔ ۸ مارچ ۱۹۹۲ء اور ۱ مئی۔ ۸ مئی ۱۹۹۳ء میں شائع ہوئی تھی۔

پاک و ہند کے اردو جرائد نے بھی وفیات نگاری کے سلسلے میں اہم خدمات انجام دی ہیں۔ *الرشید* *تہذیب الاخلاق* میں شائع شدہ وفیات کا ذکر اوپر گذر چکا ہے۔ *معارف*، اعظم گڑھ میں چھپنے والی وفیات کو محمد سہیل شفیق نے *اشاریہ معارف اعظم گڑھ جولائی ۱۹۱۶ء تا جون ۲۰۰۵ء*، مطبوعہ کراچی ۱۴۲۷ھ/۲۰۰۶ء صفحات ۶۲۳۔ ۶۳۷ میں حروف تہجی کے اعتبار سے یکجا کردیا ہے۔ انجمن ترقی اردو پاکستان، کراچی کا ماہ نامہ *قومی زبان* کے صفحات گذشتہ کئی سال سے وفیات نویسی کے لیے مختص ہیں اور ہر سال ایک شمارے میں شمیم صبائی متھراوی کا مضمون ''گذشتہ سال جدا ہم سے ہو گئے یہ لوگ'' مرحومین کی یاد میں شائع ہوتا ہے۔ *قومی زبان* کے اکتوبر و نومبر ۲۰۰۱ء کے دو شماروں میں محمد عالم مختار حق صاحب کا مضمون ''وفیات مشاہیر ۲۰۰۰ء'' شائع ہوا ہے جس میں ۴۴۲ وفیات کا تذکرہ ہے۔ پروفیسر کاظمی ہری ہرپوری کا سلسلۂ مضامین ''وفیات مشاہیر ادب ہند و پاک'' ہفت روزہ *ہماری زبان* (نئی دہلی) میں چھپتا رہا ہے۔ اس کی پہلی قسط جو جنوری ۱۹۹۹ تا جولائی ۲۰۰۱ء وفیات سے متعلق تھی ۲۲۔ ۲۸ ستمبر ۲۰۰۱ء کے شمارے میں شائع ہوا۔ *نیا دور* (لکھنو) کے اودھ نمبر میں یو پی کے مدفونین اور وفیات کا تذکرہ ہوا ہے۔ مولانا محمد منظور نعمانی نے *الفرقان* (لکھنو) کا وفیات نمبر نکالا تھا۔ دہلی سے شائع ہونے والے ماہ نامہ *اردو بک ریویو* میں پاک و ہند کی اہم علمی، سیاسی، مذہبی اور تہذیبی وفیات کا تفصیل کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں مندرجہ ذیل رسائل بھی وفیات نویسی پر توجہ دیتے ہیں:

ہفت روزہ *الاعتصام* (لاہور)، *تنظیم اہل حدیث* (لاہور) *خدام الدین* (لاہور)، *ہلال* (راولپنڈی)

ماہ نامہ: اخبار اردو (اسلام آباد)، التوحید والسنۃ (صوابی)، الحق (اکوڑہ خٹک)، العلم (کراچی)، اوراق (لاہور)، ترجمان القرآن (لاہور)، جہانِ رضا (لاہور)، سب رنگ (کراچی)، سیارہ (لاہور)، ضیائے حرم (لاہور)، فاران (کراچی)، فنون (لاہور)، فیض الاسلام (راول پنڈی)، کنز الایمان (لاہور)، لہراں (لاہور)، نقیب ختم نبوت (ملتان) سہ ماہی: اخبار تحقیق (اسلام آباد)، ادراک (گوپال پور، بہار)

وفیات کے لیے ہم نے روایتی ماٰخذ کتابوں، قبور کی الواح و کتبات، مادّہ ہائے تاریخ اور قطعات تاریخ وغیرہ کا ذکر کیا ہے، یہ سب سنگی اور کاغذی دَور کی چیزیں ہیں۔ اس بدلتی دنیا میں اب برقی لہروں پر وفیات نگاری کا ذکر بھی خالی از دل چسپی نہ ہوگا جو مستقبل میں آہستہ آہستہ کاغذ کی جگہ لینے کے لیے تیار ہے۔ میرا اشارہ ویب سائٹوں پر تواریخ وفات لکھنے کی طرف ہے جسے ہم کمپیوٹر کی مدد سے پڑھ سکتے ہیں۔ معاصر ہندستانی نقاد شمس الرحمان فاروقی نے اردو کے مشاہیر کی وفات کی تاریخیں The Datelist of Urdu Literary Figures کے عنوان سے اس ویب سائٹ پر رکھی ہیں: http://www.columbia.edu /asp49/urduresources/datelist/index.html پاکستان کے بعض قبرستانوں میں مدفونین کے کوائف بھی پہلی دفعہ آن لائن دیے گئے ہیں، جیسے اسلام آباد کے قبرستان کے لیے یہ ویب سائٹ تیار کی گئی ہے: islamabad.net/graveyard کراچی کے وادیِ حسین قبرستان کے مدفونین اس ویب سائٹ پر دیکھے جا سکتے ہیں: wadi-al-hussain.com

پاک و ہند میں کچھ اور افراد بھی وفیات یا سنین کے حوالے سے کام میں مصروف ہے اور مستقبل قریب میں ان کی تحقیقات بھی منظر عام پر آ جائیں گی۔ مثلاً علی گڑھ میں ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب مشاہیر بہار (۱۹۰۱۔۱۹۵۰ء) پر کام کر رہے ہیں۔ کراچی میں سید معراج جامی وفیات نگاری میں مصروف ہیں۔ سلسلۂ نوشاہیہ کے رجال جن کا تذکرہ شریف التواریخ تصنیف سید شریف احمد شرافت نوشاہی (۱۹۰۷۔۱۹۸۳ء) میں ہوا ہے ان کے سنین

ولادت ووفات، مصنف کے خواہرزادہ سید شفیق الرحمان نوشاہی نے استخراج کیے ہیں۔

(III)

پاکستان میں اردو وفیات نویسی پر تازہ ترین تحقیق *وفیات ناموران پاکستان* تصنیف ڈاکٹر محمد منیر احمد سلیچ (ایم بی بی ایس) ہے۔ مصنف پیشے کے اعتبار سے معالج ہیں لیکن تہذیبی موضوعات سے خاص دل چسپی رکھتے ہیں بالخصوص وفات پا چکے لوگوں کی تاریخ وفات کی تحقیق کرنا اور ان کی قبور کی الواح نقل کرنا اور ان کی روشنی میں ان لوگوں کا تذکرہ لکھنا ان کا موضوع تحقیق ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کی آبائی جگہ لوراں ضلع گجرات (پنجاب) ہے۔ جب وہ وہاں مقیم تھے تو گجرات اور اس کے مضافات میں مدفون مشاہیر اور ان کی قبور کی الواح کا تذکرہ تصنیف کیا اور اسے *خفتگان خاکِ گجرات* کے نام سے شائع کیا (گجرات، ۱۹۹۶ء)۔ وہ کئی سالوں سے پاکستان کے ہر شعبۂ زندگی میں نام ور افراد کی تاریخ وفات کی تحقیق میں مصروف تھے۔ اس سلسلے میں پہلے انھوں نے اپنے کچھ مقالات شائع کیے جیسے ماہ نامہ *اخبار اردو* (اسلام آباد) کے شمارۂ فروری ۲۰۰۰ء میں ۱۹۹۹ء کی علمی وادبی وفیات؛ ماہ نامہ *المدثر* (کھاریاں) کے شمارۂ مارچ ۲۰۰۰ء میں ''سال رفتہ کے رفتگان'' عنوان کے تحت ۱۹۹۹ء کی وفیات، اور کتابی سلسلہ *عکاس* (راول پنڈی) کے شمارۂ جنوری ۲۰۰۱ء میں ۲۰۰۰ء کی وفیات کا تذکرہ لکھا۔ اب انھوں نے اپنی ان تمام متفرق کاوشوں اور کوششوں کو تحقیقی اسلوب کے ساتھ ایک ضخیم کتاب میں یک جا کر دیا ہے جسے *وفیاتِ ناموران پاکستان* (۱۴ اگست ۱۹۴۷ء سے ۳۱ دسمبر ۲۰۰۴ء تک وفات پانے والی اہم پاکستانی شخصیات کا مختصر تعارف اور مستند تاریخ وفات) کے نام سے وفاقی وزارت تعلیم، حکومت پاکستان کے ادارے اردو سائنس بورڈ، لاہور نے ۲۰۰۶ء میں ۹۵۵ صفحات میں تین کالمی شائع کیا ہے۔

وفیات ناموران پاکستان میں ستاون سالہ دَورِ پاکستان یعنی ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء سے

۳۱ دسمبر ۲۰۰۴ء تک وفات پانے والے تقریباً دس ہزار اہلِ پاکستان کی تواریخ وفات دی گئی ہیں ۔ کتاب کی ترتیب اسماء الرجال کی تہجی ترتیب پر رکھی گئی ہے اور یہی ترتیب قارئین کے لیے با سہولت بھی ہے ۔ ڈاکٹر سلیچ کی یہ کتاب اردو میں اپنی پیش رو کتابوں سے جامع تر بھی ہے اور مختلف بھی ۔ اس سے پہلے لکھی جانے والی کتابیں جن وفیات کا احاطہ کرتی ہیں ان کا تعلق کسی مخصوص معاشرتی طبقے سے ہے اور مہیا کی جانے والی معلومات بھی محدود ہیں ۔ جب کہ زیرِ نظر کتاب میں افراد کا دائرہ بے حد وسیع ہے ۔ مصنف نے ہر فرد کی وجہ شہرت ، تاریخ پیدائش ، جائے پیدائش ، تاریخ وفات ، جائے وفات یا مدفن ، تصانیف اور اعزازات کا ذکر کیا ہے ۔ انھوں نے یہ تمام معلومات جن ذرائع سے حاصل کی ہیں بہ طور حوالہ ان کا ذکر ہر اندراج میں مخفف کی صورت میں اور فہرستِ مآخذ (۳۳۲ کتب ، ۴۴ رسائل ، ۷ غیر مطبوعہ مقالات و مسودات) میں مکمل کوائف کے ساتھ کیا ہے ۔ یہ معلومات صرف کتابی اور کاغذی مآخذ سے جمع نہیں ہوئی ہیں بلکہ مصنف نے گورستانوں میں جا کر اور قبروں کے کتبے پڑھ کر ، مرحومین کے لواحقین سے خط و کتابت کر کے اور معاصرین سے گفت و گو کے ذریعے بھی بہت کچھ اخذ کیا ہے ۔ وفیات نگاری کا بنیادی مقصد وفات پانے والے کی صحیح ، مکمل اور دقیق تاریخ وفات لکھنا ہے ، باقی معلومات اضافی اور ثانوی حیثیت رکھتی ہیں ۔ اگر تاریخ وفات ہی غلط ہوگی تو کتاب تصنیف کرنے کا اصل مقصد فوت ہو جائے گا ۔ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ پاکستان و ہند کے معاصر وفیات نگار پروفیسر محمد اسلم اور مالک رام جو دیگر موضوعات میں تحقیق میں بھلے اچھی شہرت رکھتے ہوں ، وفیات پر اپنی کتابوں میں صحیح تواریخ لکھنے کا اہتمام نہیں کر سکے (ان کتابوں کا محاکمہ خود ڈاکٹر سلیچ نے اپنے مقدمے میں کیا ہے) ، جب کہ ڈاکٹر سلیچ نے صحیح تاریخ وفات لکھنے کو ترجیح اور اوّلیت دی ہے ۔ اس کتاب کی یہی خوبی اسے آئندہ کئی برسوں تک حوالے کی کتاب بنائے رکھے گی ۔ فاضل مصنف نے ہر فرد کے سلسلے میں جو دیگر کوائف مہیا کیے ہیں وہ اس کتاب کی افادیت پر مستزاد ہیں ۔

ڈاکٹر سلیچ کی ایک اور تصنیف *وفیات اہلِ قلم پاکستان* زیرِ طبع ہے ۔ اس میں ۱۵ اگست

۱۹۴۷ء سے ۳۱ دسمبر ۲۰۰۶ء تک کے درمیانی عرصے میں وفات پانے والے تقریباً چار ہزار پاکستانی اہل قلم کے کوائف اور تاریخ وفات درج ہوئے ہیں۔ مصنف نے شعراء، ادباء، ادبی کتب کے مترجمین اور ایسے علماء دین جو شاعر بھی تھے، کو اہل قلم میں شامل کیا ہے۔ خالص دینی موضوعات پر مرحوم مصنفین اس میں شامل نہیں ہیں۔

مآخذ

آغا بزرگ طہرانی، *الذریعہ الی تصانیف الشیعہ*، بیروت، ج ۳، ۲۹۴-۲۹۵؛ ج ۲۵، ص ۱۲۲-۱۲۶

احمد منزوی *فہرست مشترک نسخہ ہای خطی فارسی پاکستان*، اسلام آباد، ۱۹۹۰ء، ج ۱۱، ص ۹۳۷

احمد منزوی *فہرستوارۂ کتابہای فارسی*، تہران، ۱۹۹۷ء، ج ۳، صفحات ۱۵۷۵؛ ۲۰۴۲؛ ۲۳۳۴

اسماعیل پاشا *ایضاح المکنون فی الذیل علی کشف الظنون*، بہتمام محمد شرف الدین یالتقایا، بیروت، ج ۲، ص ۱۳۷

بروکلمان، کارل (C.Brockelmann)، ''ابن خلّکان''، *اردو دائرہ معارف اسلامیہ*، دانشگاہ پنجاب، لاہور، ۱۹۶۴ء، ج ۱، ص ۵۱۰-۵۰۸

رحمان علی *تذکرۂ علماے ہند*، اردو ترجمہ محمد ایوب قادری، کراچی، ۱۹۶۱ء، ص ۱۸۳

شاکر مصطفیٰ، *التاریخ العربی والمورخین*، بیروت، ۱۹۹۳ء، ج ۴

صادق سجادی، ''ابن خلکان''، *دائرۃ المعارف بزرگ اسلامی*، تہران، ج ۳، ص ۴۵۹-۶۲

خان بابا مشار *فہرست کتابہای چاپی فارسی*، تہران، ۱۹۷۶ء، جلد ۵، ص ۵۴۲۸

محمد عالم مختار حق، ''نگارشات پروفیسر محمد اسلم''، *شش ماہی مخزن*، لاہور، ج ۴، ش ۱، مسلسل شمارہ ۷، ۲۰۰۴ء، ص ۶۶-۹۲

مختار الدین احمد، ''تعارف'' مشمولہ *وفیات مشاہیر بہار*، ڈاکٹر سید شاہد اقبال، دہلی، ۲۰۰۱ء

مصطفیٰ بن عبداللہ الشہیر بحاجی خلیفہ و بکاتب چلپی *کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون*،

باہتمام محمد شرف الدین یالتقایا،

بیروت، ج ۲، ص ۲۰۱۷ تا ۲۰۲۰

Abdulkerim Ozaydin,"ibn hallikan",***Islam Ansiklopedisi*** .

Istanbul,1999,Vol.20,p.17-19

J.W.Fuck,"Ibn Khallikan",***The Encylopaedia of Islam***

(New Edition),Leiden,1971,Vol.3,pp832-33

تذکر و تشکر:

میرا یہ مضمون پہلے *وفیات ناموران پاکستان* تصنیف ڈاکٹر محمد منیر احمد سلیچ، مطبوعہ لاہور، ۲۰۰۶ء میں بطور مقدمہ شائع ہوا تھا۔ اب اس پر نظر ثانی کی گئی ہے اور اس میں بعض تسامحات کی اصلاح کے ساتھ ساتھ اضافات بھی کیے گئے ہیں۔ میں اپنے فاضل دوست ڈاکٹر نجدت طوسون، مرمرا یونی ورسٹی، استنبول کا بے حد ممنون ہوں جنھوں نے *وفیات الاعیان* کے ترکی تراجم کے بارے میں معلومات فراہم کیں اور کچھ دیگر مآخذ کی نشان دہی بھی کی۔ اس مضمون میں مندرج سنینِ وفات ہجری تقویم کے اعتبار سے معیاری ہیں۔ عیسوی تاریخوں کی مطابقت محض قارئین کی سہولت کے لیے ہے، اسے معیار نہیں بنایا گیا ہے۔